QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

سوشل میڈیا اور تعمیر شخصیت: تحدیات و امکانات (پاکستانی معاشرے کے تناظر میں)

Social Media & Personality Development: Challenges & Prospects (In the Context of Pakistani Society)

Sadia Faiz
Ph.D. Scholar,
Department of Islamic Thought, History & Culture
Allama Iqbal Open University, Islamabad

Abstract

This research examines the impact of social media on personality development within Pakistani society, highlighting both its transformative potential and inherent challenges. Social media platforms enable self-expression, creativity, learning, and social connectivity, contributing positively to personal growth. However, difficulties such as comparison culture, cyberbullying, misinformation, and excessive screen use negatively affect emotional and social development. Contextual factors, including cultural norms, gender-based barriers, and limited digital literacy, further shape these outcomes. It concludes that while social media offers significant potential for constructive personality development, its benefits depend on responsible use and improved digital awareness.

Keywords:

Social Media, Personality Development, Challenges, Prospects, Pakistani Society.

سوشل میڈیا نے لوگوں کے آپس میں بات چیت کرنے اور دنیا سے جڑنے کے طریقے میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ پاکستان میں موبائل اور انٹرنیٹ کی رسائی میں حالیہ برسوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز مواصلات، تفریح اور سیاسی سرگرمیوں میں مرکزی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ ان پلیٹ فارمز کی تیز رفتار ترقی نے لوگوں کو جغرافیائی اور سماجی سرحدوں کے پار جڑنے کے مواقع فراہم کیے ہیں، جس سے ذاتی، عوامی اور سیاسی مواصلات کے ڈھانچے میں تبدیلی آئی ہے۔

تاہم، سوشل میڈیا کے ان انقلابی اثرات کے ساتھ کئی سنگین چیلنجز بھی وابستہ ہیں۔ ان پلیٹ فارمز پر غلط معلومات اور گمراہ کن پروپیگنڈے کی تیز رفتار پھیلاؤ نے معاشرے میں غلط فہمیوں، سیاسی انتشار اور سماجی انتشار کو جنم دیا ہے۔ اس کے علاوہ سوشل میڈیا پر بڑھتی ہوئی انحصاری نے غلط معلومات، پرائیویسی کے مسائل اور ذہنی صحت پر اس کے اثرات کے حوالے سے تشویش بھی پیدا کی ہے۔ یہ مقالہ پاکستان میں سوشل میڈیا کے اثرات کا جائزہ لیتا ہے، اس کے مثبت اور منفی نتائج کو اجاگر کرتا ہے نیز تعمیر شخصیت کے حوالے سے درپیش چیلنجز کا احاطہ کرتا ہے اور ان سے نبرد آزما ہونے کے امکانات پر تحقیقی بحث کرتا ہے۔

سوشل میڈیا اور تعمیر شخصیت:

دور حاضر میں سوشل میڈیا سماجی زندگی کے لوازمات کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ لوگ فیس بک، وٹس ایپ، ٹویٹر وغیرہ کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں کہ پوری دنیا ایک محلہ کی مانند ہو گئی ہے اسی لیے اب گلوبل ویلیج کی اصطلاح زبان زد عام ہے۔ بلا شبہ سوشل میڈیا اس وقت ایک مضبوط شکل اختیار کر چکا ہے۔ اب سوشل میڈیا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے بھی زیادہ مقبول ہے۔ اس کا اندازہ ہم اس سروے رپورٹ

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

سے لگا سکتے ہیں جس میں کہا گیا کہ 2020ء سے 2021ء کے درمیان پاکستان میں سوشل میڈیا استعمال کرنے والوں کی قدر میں 24٪ اضافہ دیکھا گیا[1]۔

ڈاکٹر خالد علوی سوشل میڈیا کی اسی اہمیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"سوشل میڈیا نے انسانی زندگی کو نئی رفتار اور معرفت عطا کی ہے۔ انسان کو گردوپیش کا شعور دیا اور زندگی کے پیشتر مسائل کی نقاب کشائی کی ہے۔ عالمی آگہی کا یہ عالم ہے کہ دنیا کے کسی حصے میں کوئی واقعہ یا حادثہ جیسے رونما ہوتا ہے ہر شخص اس سے فوراً واقف ہو جاتا ہے[2]۔"

گزشتہ دہائی میں سوشل میڈیا ایک طاقتور ذریعہ مواصلات کے طور پر ابھرا ہے، جس نے پاکستان میں جدید زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے۔ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی کی بدولت، موبائل فونز اور انٹرنیٹ سروسز کی دستیابی نے پاکستان کے لاکھوں افراد کو سوشل پلیٹ فارمز تک رسائی فراہم کی ہے۔ اس تبدیلی نے مواصلات کے طریقوں، سیاسی شمولیت، نوجوانوں کی ثقافت اور سماجی اصولوں میں بنیادی تبدیلیاں لائی ہیں۔ سوشل میڈیا آج کی دنیا میں سماجی، فکری اور مذہبی تشکیلِ نو کا طاقتور ذریعہ ہے۔ شخصیت سازی انسان کی باطنی، اخلاقی، ذہنی اور سماجی خصوصیات کے مجموعے کا نام ہے۔ ماہرین کے نزدیک شخصیت کی تشکیل میں خاندان، معاشرہ، تعلیم، مذہب اور میڈیا بنیادی عوامل ہیں۔ میڈیا بالخصوص سوشل میڈیا افراد کے نظریات، جذبات، خواہشات اور طرزِ عمل پر براہ راست اثر انداز ہوتا ہے۔ اسلامی معاشرے میں شخصیت سازی کا بنیادی محور اخلاقِ حسنہ، سچائی، امانت، عفت اور خیر خواہی ہے۔ اسلام کا مقصد ایک ایسی مضبوط اور متوازن شخصیت کی تشکیل ہے جو دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی حاصل کرے۔ اس تناظر میں سوشل میڈیا فرد کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے جنہیں مثبت اور منفی دونوں زاویوں سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔

آج کے ڈیجیٹل دور میں سوشل میڈیا محض رابطے اور معلومات کے تبادلے کا ذریعہ نہیں رہا، بلکہ یہ افراد، بالخصوص نوجوان نسل کی **تعمیرِ سیرت** اور شخصی نشوونما پر گہرے اثرات ڈالنے والی طاقت بن چکا ہے۔ پاکستانی معاشرے میں جہاں خاندانی نظام، مذہبی اقدار اور ثقافتی روایتیں شخصیت سازی کی بنیادی بنیادیں سمجھی جاتی ہیں، وہیں سوشل میڈیا نے خود اظہاری، فکری آزادی، سماجی تعلقات اور اخلاقی رویّوں کے حوالے سے نئے امکانات اور نئی تحدّیات پیدا کر دی ہیں۔ ایک طرف یہ پلیٹ فارمز مثبت رہنمائی، دینی و اخلاقی تعلیم، کردار سازی اور تعمیری مکالمے کے فروغ کا میدان فراہم کرتے ہیں، وہیں دوسری جانب غیر مصدقہ معلومات، منفی رجحانات، وقت کا ضیاع، اور اخلاقی انحطاط جیسے مسائل بھی تعمیرِ سیرت کے عمل میں چیلنج بن کر سامنے آتے ہیں۔ اس تناظر میں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ سوشل میڈیا پاکستانی معاشرے کی اخلاقی و فکری صورت گری پر کس طرح اثر انداز ہو رہا ہے، اور ان اثرات کو مثبت سمت میں استعمال کرنے کے لیے کون سی سماجی، تعلیمی اور اخلاقی حکمتِ عملیاں اختیار کی جا سکتی ہیں۔

سوشل میڈیا کی تحدیات(Challenges)

1۔ غیر مستند مواد کی تشہیر

بلاشبہ آج کا دور تیز ترین ابلاغ کا دور ہے لمحہ بھر میں دنیا کے کسی بھی گوشے کی خبریں اور واقعات ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتی ہیں مگر بعض اوقات سوشل میڈیا میں محض سنی سنائی خبریں اور واقعات نشر کر دیے جاتے ہیں جس سے معاشرے میں انتشار اور بے یقینی کی فضا پیدا ہوتی ہے

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

بالخصوص ایسی خبریں یا واقعات جو سیاسی سماجی ثقافتی ملکی اور غیر ملکی منظر نامے پر سرگرم ہوتی ہیں ان کے حوالے سے ایسی سنسنی خیز خبریں دی جاتی ہیں جس سے مسئلہ سلجھنے کے بجائے انتشار فکری پیدا ہوتی ہے اکثر سوشل میڈیا پر غیر مستند خبریں بتائی جاتی ہیں جن کا حقیقت سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں ہوتا لوگ غیر تصدیقی باتوں کو آگے بھی پھیلاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس پلیٹ فارم پر سنی سنائی اور جھوٹی باتوں افواہوں کی بھرمار ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ "[3]

" اے ایمان والو! اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لاوے تو خوب تحقیق کر لیا کرو، کبھی کسی قوم کو نادانی سے کوئی ضرر نہ پہنچادو، پھر اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔"

نیز رسول اللہ ﷺ نے بھی ہر سنی سنائی بات کو آگے بغیر تصدیق کے بیان کرنے کو آدمی کے جھوٹے ہونے کے لیے معیار قرار دیا ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا، أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ".[4]

" آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے"۔

2۔ قومی ثقافت اور اخلاقی اقدار کی تباہی

سوشل میڈیا کے ذریعے غیر اسلامی تعلیمات پروگرامز یلغار کی صورت اختیار کر چکے ہیں، نتیجتا معاشرے میں مختلف اخلاقی نفسیاتی اور عائلی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ فکری سطح پر انتشار اور جذباتی سطح پر ہیجان بڑھ رہا ہے اور اعلی اسلامی اقدار ملیا میٹ ہو رہی ہیں۔ سوشل میڈیا کے نقصانات میں سے ایک بہت بڑا نقصان غیر اخلاقی مواد کی تشہیر بھی ہے۔ عموما غیر اخلاقی تصاویر اور ویڈیوز سامنے اجاتی ہیں جس سے بچنا مشکل ہوتا ہے۔ تہذیب و ثقافت کے نام پر بے حیائی پھیلائی جارہی ہے لوگ بے حیائی کو جدیدیت کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور کثرت استعمال کی وجہ سے اس کو اب گناہ بھی تصور نہیں کیا جاتا نسل نو کے لیے یہ انتہائی المیہ ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ"[5]۔

"حیا ایمان کا حصہ ہے۔"

سوشل میڈیا پر نازیبا تصاویر اور پورن ویڈیوز کی بھرمار کی وجہ سے نو عمر بچوں پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

3۔ قومی و ملکی سالمیت کو خطرہ:

سوشل میڈیا کا سیاسی اور مذہبی بحث و مباحثہ کے لیے استعمال بہت عام ہے۔ جس میں مخالف کو ہر حال میں بغیر دلائل کے قائل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس سے لوگوں کے درمیان سیاسی اور مذہبی نفرتیں بڑھ رہی ہیں۔ سوشل میڈیا کی ان بحثوں کے نتیجے میں وطن عزیز میں آئے دن سیاسی عدم استحکام مذہبی فرقہ واریت میں اضافہ ہو رہا ہے نیز سیاسی اور مذہبی نفرت انگیزی میں تشویش ناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ اسلامی معاشرہ رنگ و نسل اور وطن و جغرافیہ کے بجائے عقیدہ کی وحدت پر منظم ہے اور عقیدے ہی کی بنیاد پر افراد معاشرہ اخوت کے رشتے میں جڑے ہوتے ہیں۔ قرآن میں اتحاد و اتفاق کو بہت بڑی نعمت قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:" وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا"[6]

" اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور تفرقے میں نہ پڑو۔"

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

انہی قرآنی تعلیمات کو نبی ﷺ نے عملی شکل دی۔ اجتماعیت اور یکجہتی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

"يَدُ اللَّهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ "[7]

"اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم کی آگ کی طرف دھکیلا گیا۔"

4۔ آزادی رائے کا بے جا استعمال:

اظہار رائے کی آزادی ہر شخص کا بنیادی حق ہے جس کو اقوام متحدہ کے عالمی منشور برائے انسانی حقوق میں بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کا اپنی ایک رائے رکھنے، اس کو بیان کرنے اور آگے بتانے کا حق حاصل ہے، بشرطیکہ وہ بات یا رائے کسی اور کے بنیادی حقوق پر حرف نہ لائے۔ جمہوری معاشرے میں اظہار رائے کی آزادی ایک بنیادی ستون کی حیثیت رکھتا ہے جس پر آزاد صحافت، سیاسی تنقید اور سماجی ترقی کی عمارت کھڑی ہے۔ مگر آزادی کا نام کھلی یا لامحدود چھوٹ قطعاً نہیں ہے۔ سوشل میڈیا نے اظہار رائے کو ایک نئی جہت دی ہے۔ اب کوئی بھی انسان، کسی بھی لمحے، کسی بھی موضوع پر اپنی رائے دے سکتا ہے۔ بہر حال یہ آزادی صحافت اور جمہوری اقدار کے فروغ کے لیے فائدہ مند تو ہے۔ خصوصاً ترقی پذیر ممالک میں، جہاں روایتی میڈیا پر سینسر شپ یا دباؤ کافی زیادہ ہوتا ہے تو وہاں سوشل میڈیا نے متبادل آواز بننے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مگر دوسری جانب یہی پلیٹ فارمز اکثر اوقات غیر ذمہ دارانہ اور منفی مقاصد کے لیے بھی استعمال ہو رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر آزادی رائے کے اظہار کے نام پر مذہبی و لسانی منافرت، جھوٹے پراپیگنڈے، شخصی کردار کشی عام ہوتی جا رہی ہے۔ کچھ لوگ جان بوجھ کر ایسا مواد عام کرتے ہیں جو کسی خاص قوم، فرقے، جنس یا شخصیت کو نشانہ بناتا ہے۔ سیاسی مخالفین کی کردار کشی، جھوٹے الزامات، عورتوں کے لیے نازیبا الفاظ کا استعمال اور ہراسانی، بلیک میلنگ عام ہوتی جا رہی ہے۔ یہ تمام افعال آزادی رائے کے زمرے میں نہیں آتے بلکہ قانونی اور اخلاقی جرم کے دائرہ کار میں شامل ہیں۔

سوشل میڈیا پر کئی بار دیکھنے میں آیا ہے کہ کوئی نہایت سنجیدہ مسئلہ زیر بحث ہوتا ہے مگر چند لوگ اس کو ذاتی حملوں میں بدل دیتے ہیں۔ اختلاف رائے کو برداشت نہ کرنا اور اس کو دشمنی سمجھ لینا عمومی رویہ بنتا جا رہا ہے۔ اس رویے سے معاشرے میں مکالمے یا گفت و شنید کے بجائے شدت پسندی کو فروغ مل رہا ہے۔ اختلاف رائے تو جمہوریت کا حسن ہے لیکن جب یہی اظہار رائے گالم گلوچ، دھمکیوں اور لڑائی جھگڑوں میں بدل جائے تو یہ معاشرے کو تقسیم کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔

پاکستان سمیت دنیا بھر کے بیشتر ممالک میں سائبر کرائم قوانین موجود ہیں جن کے نفرت پر مبنی تقاریر، مذہبی منافرت پھیلانا، کسی کی نجی زندگی میں دخل، فحش یا غیر اخلاقی مواد پھیلانا ہراسانی یا بلیک میلنگ قابل سزا جرائم ہیں۔ پاکستان میں "پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز ایکٹ" 2016 (PECA) اس حوالے سے اہم قانونی فریم ورک ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان قوانین کا استعمال بعض اوقات صرف حکومت پر تنقید کرنے والوں کے خلاف کیا جاتا ہے، جبکہ حقیقی مجرم کئی بار بچ نکلتے ہیں۔ اگر آزادی اظہار کا مطلب صرف یہ ہے کہ جس کا جو دل چاہے اور جب چاہے کہہ ڈالے تو یہ آزادی نہیں، بلکہ انارکی ہے۔ ایک مہذب معاشرہ وہی ہوتا ہے جہاں ہر فرد کو بولنے کا حق حاصل ہو، مگر اس کا بولنا دوسروں کے حقوق، جذبات اور ساکھ کا قتل نہ کرے۔ آزادی اظہار بلاشبہ ایک بنیادی انسانی حق ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ذمہ داری، اخلاق اور قانون کی حدود کو بھی ملحوظِ خاطر رکھنا ناگزیر ہے۔ اگر ہم سوشل میڈیا کو نفرت کے بجائے علم، مکالمے، اصلاح اور بھائی چارے کا ذریعہ بنا سکیں تو یہی اصل کامیابی ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

رائے کے اظہار کی آزادی کو اسلام محض ایک اختیاری حق قرار نہیں دیتا بلکہ یہ فرض ذمہ داری اور امانت ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا" ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا افضل جہاد ہے۔"[8]

رائے کی آزادی کے ساتھ اسلام نے انسان کو رائے دینے میں حدود کا پابند بھی کیا۔ جیسا کہ سورہ حجرات میں فرمایا کہ انسان کسی کا تمسخر نہیں کر سکتا کسی کے عیب نہیں ٹٹول سکتا حتی کہ برے نام یا برے القاب نہیں دے سکتا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے ایسے قوانین دیے جس پر عمل کرنے سے کسی کو تکلیف نہ ہو اور دنیا میں امن رہے۔

5۔ خاندان، مذہب اور روایات پر سوشل میڈیا کا اثر

پاکستان میں خاندان اور مذہب اہم ترین حیثیت رکھتے ہیں، سوشل میڈیا نے ان دونوں پر اثر ڈالا ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے نوجوانوں کو دنیا کے مختلف حصوں میں زندگی گزارنے کے طریقے اور مختلف نظریات کا پتا چلتا ہے، جو اکثر ان کے اپنے روایتی خاندانوں اور مذہبی اصولوں سے متصادم ہوتا ہے۔ اس سے نوجوانوں کے درمیان ایک نئے قسم کا تاثر پیدا ہوا ہے، جس میں وہ اپنے خاندانوں کے روایتی اصولوں کے ساتھ ساتھ جدید اور عالمی سوچ کو بھی اپنانا چاہتے ہیں۔ اس صورتحال میں کئی پاکستانی گھرانوں میں والدین اور نوجوانوں کے درمیان مذہبی سوچ کا فرق نمایاں ہوا ہے۔ جہاں بزرگ روایتی مذہبی تفہیم پر قائم ہیں وہاں نوجوان سوشل میڈیا سے اخذ شدہ نئی تعبیر و تشریحات اختیار کر رہے ہیں۔ فکری طور پر سوشل میڈیا نے نوجوانوں کو ایک ایسے "شناخت کے بحران" میں ڈال دیا ہے جہاں وہ مذہب کو "قدامت پسندی" اور مغربی طرز زندگی کو "ترقی پسندی" کی علامت سمجھنے لگے ہیں۔ اس کی واضح مثال سوشل میڈیا پر ہونے والی نسائی تحریکیں (عورت مارچ کے متنازع نعرے) اور لادینیت کے عالمی نظریات کو اسلامی معاشرے کو متبادل کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ تصادم صرف نظریاتی نہیں رہا بلکہ عملی زندگی میں بھی نظر آتا ہے جہاں نوجوان اب مسجد اور کتب خانے کے بجائے انسٹاگرام اور ٹک ٹاک کے فلٹرز میں اپنی پہچان تلاش کر رہے ہیں۔ جس سے ہماری صدیوں پرانی مذہبی و سماجی روایات کمزور پڑ رہی ہیں۔

مذہبی طبقے میں بھی سوشل میڈیا نے نوجوانوں کو اپنی عقیدت، مذہبی سوچ اور طریقوں کو دوبارہ جانچنے کی ترغیب دی ہے۔ کچھ نوجوان سوشل میڈیا کے ذریعے اپنے مذہب کے بارے میں سوالات اٹھاتے ہیں، جس سے مذہب کی روایتی تفہیم میں تبدیلیاں آتی ہیں۔ تاہم، اس کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا نے بعض نوجوانوں کو اپنے مذہبی خیالات کا اظہار کرنے کا پلیٹ فارم بھی دیا ہے، جس سے مذہبی مباحثے اور فکری تبدیلی کی فضا بنی ہے۔

6۔ جعلی خبریں اور ان کے سماجی اعتماد پر اثرات

فیک نیوز ایک ایسا مسئلہ بن چکا ہے جو سوشل میڈیا پر تیزی سے پھیل رہا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے فیس بک، ٹویٹر، اور ٹک ٹاک نے معلومات کی تیز تر پھیلاؤ کو ممکن بنایا ہے، لیکن ان پلیٹ فارمز پر جعلی اور گمراہ کن معلومات کا پھیلنا ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے۔ پاکستان میں اس مسئلے کی شدت نے عوامی رائے، سیاست، اور سماجی تعلقات کو متاثر کیا ہے۔

جعلی خبریں عام طور پر سیاسی، سماجی، یا مذہبی نوعیت کی ہوتی ہیں اور ان کا مقصد عوام کو گمراہ کرنا یا کسی خاص ایجنڈے کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ جعلی خبریں نہ صرف سیاسی مہمات کو متاثر کرتی ہیں بلکہ عوام کے درمیان اعتماد کی کمی پیدا کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، 2018 کے انتخابات میں جعلی

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

خبریں اور پروپیگنڈا سوشل میڈیا پر بڑی تیزی سے پھیلا، جس کا اثر ووٹرز کے فیصلوں پر پڑا۔ جعلی خبروں کے پھیلاؤ نے عوامی سطح پر سیاست، انتخابی عمل، اور حکومت پر عدم اعتماد کو بڑھا دیا ہے[9]۔

پاکستان میں، جہاں سوشل میڈیا کا استعمال روز بروز بڑھ رہا ہے، اس کا اثر عوامی سوچ اور رائے پر پڑ رہا ہے، جس سے سیاسی اختلافات اور سماجی تقسیم مزید بڑھ رہی ہے۔

7۔ڈیٹا کی پرائیویسی، سائبر بلنگ اور آن لائن ہراسانی کے مسائل

اسلام فرد کی نجی زندگی کا تحفظ فراہم کرتا ہے اور معاشرے یا ریاست کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ شہریوں کی نجی زندگی کو بے نقاب کرے ۔ اسلامی نقطہ نظر سے سوشل میڈیا کا یہ کام نہیں کہ وہ عیب جوئی، غیبت، بدگمانی، لوگوں کے راز معلوم کرنے، معاملات کی ٹولگانے اور کریدنے کا کام کریں۔ اسی طرح تجسس سے بھی منع کیا گیا ہے۔ لوگوں کے عیب بے نقاب کرنا کہ وہ بلیک میل ہوں یا ان کی کردار کشی کرنا اسلامی نقطہ نظر سے بالکل جائز نہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ-اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا"[10]

"اے ایمان والو بہت سے گمان سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کرو۔"

ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا

"إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ"[11]

"تم اگر لوگوں کی مخفی حالات معلوم کرنے کے درپے ہو گئے تو ان کو بگاڑ دو گے یا کم از کم بگاڑنے کے قریب پہنچا دو گے۔"

رسول ﷺ نے تجسس کے بجائے ستر پوشی کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا" مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا, كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً"[12] "جس نے کسی کا کوئی عیب دیکھا اور چھپائے رکھا تو گویا اس نے زندہ در گور لڑکی کو قبر سے نکال لیا۔"

سیرت النبی ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے گھر بھی بلا اجازت جانے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے چہ جائیکہ کسی کی زندگی میں مداخلت کی جائے۔ آپ ﷺ نے کسی کے گھر جھانکنے تک سے بھی منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

" لوْ أنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بغيرِ إذْنٍ، فَخَذَفْتَهُ بحَصاةٍ، فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ ما كانَ عَلَيْكَ مِن جُناحٍ"[13]

"اگر کوئی شخص تمہاری اجازت کے بغیر تمہیں جھانک کر دیکھے (جب کہ تم گھر کے اندر ہو) اور تم اس کو کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔"

سوشل میڈیا کے ذریعے صارفین کی ذاتی معلومات کا تبادلہ آسان ہو گیا ہے، جس کے ساتھ ہی پرائیویسی کے سنگین مسائل بھی ابھر کر سامنے آئے ہیں۔ ڈیٹا کی پرائیویسی کے مسائل کی بڑھتی ہوئی تعداد نے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر صارفین کی حفاظت کے بارے میں سوالات اٹھا دیے ہیں۔ پاکستان میں، جہاں لاکھوں افراد سوشل میڈیا استعمال کرتے ہیں، پرائیویسی کی خلاف ورزیاں عام ہو گئی ہیں۔ یہ مسئلہ اس وقت اور زیادہ سنگین ہو جاتا ہے جب ہیکرز یا دیگر غیر قانونی گروہ صارفین کے ذاتی ڈیٹا تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں، جس سے نہ صرف مالی نقصان ہوتا ہے بلکہ صارفین کی ذاتی زندگی بھی متاثر ہوتی ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

سائبر بلنگ ایک اور سنگین مسئلہ ہے جو سوشل میڈیا پر بڑھ رہا ہے۔ پاکستان میں نوجوانوں کی بڑی تعداد سوشل میڈیا پر اپنے خیالات کا اظہار کرتی ہے۔ جس کا نتیجہ کبھی کبھار سائبر بلنگ کی شکل میں نکلتا ہے۔ سائبر بلنگ کا شکار ہونے والے افراد عموماً ذہنی دباؤ، اضطراب اور افسردگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر ہونے والی ہراسانی نے خواتین، اقلیتی گروپوں، اور کمزور افراد کو خاص طور پر متاثر کیا ہے۔ اس کے علاوہ، سوشل میڈیا پر کئی بار فحش مواد اور گالی گلوچ بھی عام ہو جاتا ہے، جو نہ صرف صارفین کو ہراساں کرتا ہے بلکہ معاشرتی اخلاقیات کو بھی نقصان پہنچاتا ہے[14]۔

آن لائن ہراسانی کے متاثرین عموماً نوجوان اور خواتین ہوتے ہیں، جو اکثر غیر محفوظ ماحول میں اپنی تصاویر یا ویڈیوز شیئر کرتے ہیں۔ اس حوالے سے متعدد مثالیں قومی میڈیا اور تحقیقی رپورٹس سے معلوم ہوتی ہیں۔ 2017ء میں عائشہ عزیز کیس[15] نے سوشل میڈیا پر خواتین کو درپیش ہراسانی، دھمکیوں اور کردار کشی کو اجاگر کیا۔ اسی طرح پاکستانی خواتین صحافیوں کو ٹوئیٹر اور فیس بک پر مسلسل نفرت انگیز پیغامات اور گالم گلوچ کا سامنا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف شہروں میں طالبات کے جعلی سوشل میڈیا اکاؤنٹس اور ایڈٹ شدہ تصاویر کے ذریعے بھی ہراسانی کے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔ جس سے نہ صرف ان کی ذاتی زندگی متاثر ہوتی ہے بلکہ انہیں ذہنی اور جذباتی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

8۔ سوشل میڈیا کے نفسیاتی اثرات:

سوشل میڈیا کا ذہنی صحت پر اثر ایک دو دھاری تلوار کی طرح ہے۔ جہاں اس نے لوگوں کو آپس میں جڑنے، خیالات کا تبادلہ کرنے، اور معلومات تک فوری رسائی فراہم کی ہے، وہیں اس کا منفی اثر بھی سامنے آیا ہے۔ سوشل میڈیا کا مسلسل استعمال ذہنی صحت کی کئی پریشانیوں کو جنم دے رہا ہے، جن میں اضطراب، ڈپریشن اور ذہنی تناؤ شامل ہے۔ پاکستان میں خاص طور پر نوجوانوں میں سوشل میڈیا کی عادت نشے کی طرح بن چکی ہے۔ مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر مسلسل وقت گزارنا، معلومات کے سیلاب میں ڈوبنا اور دوسروں کی زندگیوں کی نظر سے موازنہ کرنا ذہنی صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ سے افراد میں احساس کمتری پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنی زندگی کو دوسروں کی زندگیوں سے موازنہ کرنے لگتے ہیں۔ یہ موازنہ اکثر ایک ہیجان کی صورت میں تبدیل ہوتا ہے، جس کا نتیجہ اضطراب یا ڈپریشن کی صورت میں نکلتا ہے۔

اسی طرح، سوشل میڈیا کے زیادہ استعمال کے سبب نیند کی کمی بھی ایک بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔ نوجوان رات گئے تک سوشل میڈیا پر سرگرم رہتے ہیں، جس کے نتیجے میں نیند کی کمی ہوتی ہے اور ذہنی سکون متاثر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، سوشل میڈیا پر نظر آنے والی تصاویر اور مواد کی حقیقت اور اس کے پیچھے چھپے تاثرات افراد میں اضطراب پیدا کرتے ہیں، کیونکہ وہ ہمیشہ بہتر نظر آنے، خوش رہنے اور کامیاب ہونے کا خواہش مند ہوتے ہیں[16]۔ سوشل میڈیا کا ذہنی صحت پر اثرات کی بدولت ایک نیا ذہنی مسئلہ "سوشل میڈیا کی لائف" کا تصور بھی پیدا ہوا ہے، جس میں افراد اپنے حقیقی جذبات اور زندگی کو چھپاتے ہوئے

ایک خوشحال اور کامیاب شخصیت کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں، جس سے وہ حقیقت میں خود کو مزید تنہائی کا شکار پاتے ہیں۔

9۔ سوشل میڈیا اور سماجی تنہائی

سوشل میڈیا کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ یہ سماجی تنہائی یا کمیونٹی کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک طرف جہاں سوشل میڈیا نے افراد کو جغرافیائی طور پر جدا کیے ہوئے لوگوں سے جڑنے کا موقع دیا ہے، وہیں دوسری طرف اس نے کچھ افراد میں سماجی تنہائی کے احساسات کو بڑھا دیا ہے۔ پاکستان جیسے معاشرتی طور پر پیچیدہ معاشروں میں جہاں روابط زیادہ مضبوط اور چہرہ بہ چہرہ ہوتے ہیں، سوشل میڈیا کے ذریعے ہونے والی

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

بات چیت نے ان روابط کی نوعیت تبدیل کر دی ہے۔ اب افراد ایک دوسرے سے صرف سکرین کے ذریعے بات چیت کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں چہرہ بہ چہرہ ملاقاتوں کی کمی اور سماجی تعلقات میں تنہائی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس سے انسانوں کے درمیان جسمانی رابطہ کم ہو رہا ہے، جو کہ ایک صحت مند سماج کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

سوشل میڈیا کے امکانات(Prospects)

اگر ہم دین کے آئینے میں سوشل میڈیا کو دیکھیں تو یہ ایک لحاظ سے نعمت بھی ہے کہ اللہ تعالی نے انسان کو عقل جیسی بیش بہا اور بے مثال نعمت سے نوازا ہے۔ اس عقل کے ذریعے انسان نت نئی ایجادات کرتا آیا ہے۔ اسی لیے قرآن میں ارشاد ہے:

"وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ"[17]

اللہ تعالی نے آسمان وزمین کی ہر چیز کو انسان کے لیے مسخر کر رکھا ہے اور انسان میں عقل کے توسط سے بے شمار صلاحیتیں پنہاں رکھی ہیں۔

آج کی نوجوان نسل کی دل دماغ پر سوشل میڈیا چھایا ہوا ہے لہذا دین کی تبلیغ کے لیے بھی اسی ذریعے کا بھرپور استعمال ہونا چاہیے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ۔۔۔۔۔[18]

دشمنان خدا اور دشمنان دین کے خلاف پوری طاقت استعمال کرنے کی تاکید آئی ہے۔ آج کے دور میں دشمنوں کا مؤثر ہتھیار سوشل میڈیا ہے جس کے ذریعے نئی نسل کو دین سے دور کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ تو ایسے میں ہمیں امت وسط ہونے کی حیثیت سے اس محاذ میں اپنی قوت کا بھرپور استعمال کرنا چاہیے۔

1۔ آزادی اظہار، تخلیقی صلاحیت اور نیٹ ورکنگ پر مثبت اثرات

سوشل میڈیا نے اظہار کی آزادی کے لیے ایک نیا پلیٹ فارم فراہم کیا ہے، جس سے افراد اپنے خیالات، خیالات اور تخلیقی صلاحیتوں کا آزادانہ اظہار کر سکتے ہیں۔ نوجوانوں کے لیے سوشل میڈیا نے تخلیقی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کا ایک نیا ذریعہ فراہم کیا ہے۔ وہ اب اپنی موسیقی، شاعری، آرٹ اور دیگر تخلیقی کاموں کو دنیا کے سامنے لا سکتے ہیں اور اسی طرح اپنی شناخت قائم کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، انسٹاگرام، یوٹیوب اور ٹک ٹاک جیسے پلیٹ فارمز نے نوجوانوں کو ویڈیوز، تصاویر اور آرٹ کے ذریعے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کا موقع دیا ہے۔ ان پلیٹ فارمز کے ذریعے افراد اپنی تخلیقی مصنوعات کو بڑے پیمانے پر شیئر کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں انہیں عالمی سطح پر پذیرائی ملتی ہے[19]۔ پاکستان میں کئی نوجوانوں نے سوشل میڈیا کے ذریعے اپنی موسیقی، آرٹ یا دیگر تخلیقی کاموں کو عوام تک پہنچایا ہے، اور انہیں مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔

نیٹ ورکنگ کا پہلو بھی سوشل میڈیا کے فوائد میں سے ایک ہے۔ اس پلیٹ فارم کے ذریعے افراد اپنے پیشہ ورانہ روابط بڑھا سکتے ہیں، نیا کاروبار شروع کر سکتے ہیں، اور خود کو مختلف پیشہ ورانہ میدانوں میں نمایاں کر سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا نے دنیا بھر میں کاروبار کرنے کے نئے مواقع پیدا کیے ہیں۔ خاص طور پر چھوٹے کاروباری افراد اور فری لانسرز نے سوشل میڈیا کو اپنا کاروبار بڑھانے اور نئے گاہکوں تک پہنچنے کے لیے ایک مفید ذریعہ سمجھا ہے۔

سوشل میڈیا کے نفسیاتی اور سماجی اثرات پیچیدہ ہیں اور ان کے دو پہلو ہیں۔ ایک طرف یہ تخلیقی صلاحیتوں کے اظہار، نیٹ ورکنگ اور کمیونٹی کے فروغ میں مدد فراہم کرتا ہے، تو دوسری طرف اس کے منفی اثرات ذہنی صحت پر بھی مرتب ہوتے ہیں، جیسے کہ اضطراب، تنہائی اور شناخت کے

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

مسائل۔ سوشل میڈیا کا استعمال جب تک اعتدال میں رکھا جائے اور اس کے نقصانات سے آگاہی حاصل کی جائے، تب تک یہ ایک مثبت اور فائدہ مند ذریعہ بن سکتا ہے۔ اگر اس کا استعمال غیر متوازن ہو، تو یہ ذہنی اور سماجی مسائل کو بڑھا سکتا ہے۔

2۔ تعلیمی سطح

سب سے بڑا مثبت پہلو تعلیمی سطح میں ہے بلکہ اس لحاظ سے تو یہ ایک نعمت بنتی جا رہی ہے تعلیم و تدریس کے میدان میں سوشل میڈیا کی افادیت سے دور جدید میں تعلیم و تدریس کے عمل کو کہیں آسان بنا دی ہے۔ مختلف سوشل نیٹ ورکنگ سے طلبا کو با آسانی باہم گفتگو کرنے کا طریقہ، معلومات کا تبادلہ، آن لائن پروگراموں کے ذریعے گھر بیٹھے کئی معلومات اور علمی پروگراموں سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ بتایا جا رہا ہے۔ اسی طرح کی کئی سوشل ورکنگ سائیڈز جس سے طلبہ اپنی دلچسپی کے حامل ہنر میں مہارت حاصل کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور یہ دور جدید کا سب سے زیدہ آسان سستا اور عمدہ ترین ذریعہ بن چکا ہے[20]۔

3۔ مذہبی سطح

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک ہر دور کے انسان نے اپنے مذہب کی تشہیر کے لیے ہر دور میں موجود مسائل اور ذرائع کو استعمال کر کے اپنے پیغام کو دوسروں تک پہنچایا ہے دور حاضر میں دین اسلام کی آفاقی اور ابدی تعلیمات کی اشاعت و

ترویج کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال ایک بہترین ذریعہ ہے گھر بیٹھے اپنے مذہب سے متعلق معلومات اور تعلیمات باسانی دستیاب ہو جاتے ہیں دعوت دین اور خدمت دین کا عمل انتہائی اسان اور تیز ہو گیا ہے دین کی افادیت اور حقانیت کو ثابت کرنا اور اس کو وسیع اور کثیر موقع فراہم کرنا ، غیر مسلموں تک اسلام کے پیغام کو پہنچانا علمی اور تحقیقی سافٹ ویئر متعارف ہونے کی بدولت اسلامی تعلیمات اور حوالہ جات مستند دینی کتابوں کے ذخائر تک باسانی رسائی ممکن ہو گئی ہے۔ انفرادی اور اجتماعی سطح پر مختلف افراد اور دینی جماعتیں کسی نے کسی صورت میں اسلام کی تبلیغ کے لیے ان ویب سائٹس کے استعمال کر رہی ہیں جن کی بدولت غیر مسلموں تک تعلیمات پہنچانا آسان ثابت ہو رہا ہے۔ سوشل میڈیا کی سائٹس کے ذریعے تجوید قرآت کے اصولوں کو جاننا سیکھنا اور سابقہ دور کی نسبت زیدہ آسان ہو گیا ہے۔ نعت خوانی کا شوق رکھنے والے اپنے شوق کو گھر بیٹھے ہی بہتر بنا رہے ہیں قران مجید احادیث مبارکہ اور مختلف اسلامی مواد کو پڑھنا اور محفوظ کرنا اسان ہو گیا ہے۔

3۔ معاشی سطح

معاشی سطح معیشت کا مستحکم ہونا کسی بھی ملک اور قوم کی ترقی اور کامیابی کے وجود میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے جس ملک میں بھی جس قدر عوام کو روزگار کے بہترین وسائل و ذرائع اور مواقع فراہم ہوں گے وہی ملک ترقی کی راہ کی جانب سب سے زیادہ گامزن ہو گا۔ عوام کی خوشحالی معاشی بنیادوں کے مضبوط ہونے میں ہے۔ معاشی سطح پر سوشل میڈیا کے کردار اور اثرات کا جائزہ لینے سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ ملکی معیشت کی ترقی میں اس کا کردار بہت بڑا ہے معاشی اعتبار سے سوشل میڈیا کی افادیت اس بات سے لگا لیں کہ صارفین اور کاروباری افراد کو آن لائن کاروبار اور مارکیٹنگ کے مواقع میسر آ رہے ہیں۔ مارکیٹنگ سے لے کر گاہکوں کے ساتھ بوقت بات چیت کرنے، کاروبار پر مثبت اور منفعت بخش اثرات مرتب کیے ہیں[21]۔

سوشل میڈیا کے ذریعے سے تعلیمی روزگار کے مواقع میں بھی اضافہ ہو رہا ہے تعلیمی اہلیت کے حامل افراد کو آن لائن کلاسز کے ذریعے گھر بیٹھے بذریعہ تدریس کمانے کی سہولت بھی میسر ارہی ہے مختلف فرمز اور کمپنیوں میں روزگار کے اشتہارات کی بوقت اطلاع اور آن لائن دستاویز میں نہ

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

صرف مدد مل رہی ہے بلکہ گھریلو دستکاری کی مصنوعات کی آن لائن تشہیر اور ہوم ڈیلیوری کی سہولت کے ذریعے بھی افراد معاشرہ کو چھوٹے پیمانے پر کاروبار کرنے اور مالی فوائد حاصل کرنے میں معاونت مل رہی ہے۔

سوشل میڈیا کے ذریعے کاروباری افراد اپنے کاروبار کو عوامی سطح تک متعارف کروا رہے ہیں اس مقصد کے لیے ہر قسم کی کاروبار کے آن لائن پیجز ، ایپس لنکس اور ویب سائٹ متعارف کروائی جا رہی ہیں۔ جس کے ذریعے سے نہ صرف کاروبار اور پروڈکٹس کو پذیرائی ملتی ہے بلکہ سیل لیول بھی بڑھتا ہے اور صارفین کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا پر وسیع تر مارکیٹنگ سے زیدہ منافع کمانے کا امکان بڑھ رہا ہے۔ ایک عام شہری گھر بیٹھے نہ صرف ان پروڈکٹس کے متعلق معلومات حاصل کرتا ہے بلکہ وہ آن لائن سسٹم کے تحت اپنی من پسند اشیاء گھر بیٹھے ہی حاصل کر لیتا ہے۔

4۔معاشرتی سطح

سوشل میڈیا ایک ایسا معاشرت اور سماجی میڈیا بھی ہے جس کے ذریعے افراد معاشرہ زمان و مکاں کی حدود سے ماورا ہو کر دنیا کے کسی بھی کونے میں گھر بیٹھے اپنے خاندان کے افراد اور دوستوں کے ساتھ بات چیت کر سکتے ہیں، ایک دوسرے کی خیر خیریت، مشاورت اور تکنیکی آراء سے بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ اور اپنے تجربات اور خیالات کو دوسروں کے ساتھ باہم شئیر کر سکتے ہیں۔ گویا یہ کہ سوشل میڈیا سماجی تعلقات کو بڑھانے میں بھی معاون ثابت ہو رہا ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے وسیع اور عریض دنیا سمٹ کر ایک عالمی گاؤں کا روپ دھار چکی ہے سابقہ دور میں دور دراز کے علاقوں میں بات کرنا اور ان کی معلومات حاصل کرنے کے لیے کئی کئی ہفتوں اور مہینے درکار ہو جاتے تھے اور میلوں کا سفر طے کرنا پڑتا تھا کسی بھی شخص کی خیر خیریت اور مزاج پرسی کے لیے ڈاک کا انتظار کرنا پڑتا تھا۔ آج کے جدید دور میں سوشل میڈیا کے استعمال نے اس عمل کو بہت آسان اور قابل رسائی بنا دی ہے کہ گھر بیٹھے ایک بٹن کو ہلکا سا چھونے پر پوری دنیا کی معلومات ان لائن حاصل کر سکتا ہے اور اس کے . کی مزاج پرسی کے لیے سوشل میڈیا نے ایک ہلکے سے بٹن کے چھونے پر قید کر لیا ہے[22]۔

5۔سیاسی سطح

سیاست کا تعلق ریاست اور اس کے شہریوں سے الگ اور اجنبی نہیں ہے بلکہ سیاست کا تعلق ریاست اور افراد معاشرہ سے ہے، عوام کے لیے سیاسی شعور کا حصول اور بطور شہری اپنے ذمہ داری اور ائینی و قانونی حقوق و فرائض کا شعور و احساس بے حد ضروری ہے۔ ماضی میں سیاسی جماعتیں پیغام رسانی کے اخبارات اور ٹیلی ویژن کا استعمال کرتی تھیں۔ ہر جماعت کا اپنا سیاسی اخبار ہوتا تھا جس کے ذریعے اس جماعت کا سیاسی نظریہ، تنظیمی دستور اور انتخابی منشور شائع کی جاتی تھی۔ اج اس کے برعکس سوشل میڈیا کے استعمال نے تمام منظر نامہ تبدیل کر دی ہے۔ کسی بھی سیاسی ایشو اور مسئلے پر عوام کو متفق کرنے میں کسی بھی کام کے خلاف ابھارنے کے لیے سوشل میڈیا بطور معاون ہتھیار ثابت ہو رہا ہے۔

آن لائن پلیٹ فارم کے ذریعے لوگ اپنی سیاسی شکایت سیاسی رہنماؤں اور ریاستی اداروں کے نگرانوں تک پہنچانے اور کاروائی کا مطالبہ کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ وسیع پیمانے پر سیاسی ریلیاں بنانے اور مہمات چلانے میں سوشل میڈیا اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ ملکی اور عالمی سطح پر ہونے والے تمام اہم واقعات کو عوام الناس میں شہرت سوشل میڈیا کے ذریعے ہی مل رہی ہے[23]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

خلاصہ بحث

پاکستانی معاشرے میں سوشل میڈیا اب محض تفریح نہیں بلکہ شخصیت سازی کا طاقتور ذریعہ بن چکا ہے۔ اس ڈیجیٹل دور نے جہاں نوجوان نسل کو اظہار صلاحیت، خود اعتمادی اور عالمی شناخت کے مواقع فراہم کیے ہیں، وہیں بہت سے اخلاقی اور نفسیاتی چیلنجز بھی پیدا کیے ہیں۔ متوازن شخصیت کی تشکیل تبھی ممکن ہے جب فرد سکرین کے پیچھے بھی اپنی اقدار کا خیال رکھے اور دوسروں کی مصنوعی زندگی سے موازنہ کرنے کے بجائے اپنی تخلیقی صلاحیتوں پر توجہ دے۔ پاکستانی تناظر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ سوشل میڈیا کو نکھار کا ذریعہ بنایا جائے۔ مقصدیت اور نظم وضبط کے ساتھ اس کا استعمال تنقیدی سوچ، سماجی ہمدردی اور پیشہ وارانہ مہارتیں فروغ دے سکتا ہے، جبکہ بے لگام استعمال سطحی پن، غصے اور عدم برداشت کو جنم دیتا ہے۔ لہذا تعمیر شخصیت کا تقاضا ہے کہ ڈیجیٹل دنیا میں درست ترجیحات طے کی جائیں تاکہ ٹیکنالوجی تربیت کا وسیلہ بنے، تخریب کا نہیں۔

تجاویز وسفارشات

1۔ تعلیمی اداروں میں نوجوانوں کو سوشل میڈیا کے استعمال کے ساتھ ساتھ "ڈیجیٹل اخلاقیات" بھی سکھائیں جائیں تاکہ وہ آنلائن دنیا میں بھی اپنی شخصیت کے وقار اور تہذیب کو برقرار رکھ سکیں۔

2۔ شخصیت میں توازن پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سوشل میڈیا کے لیے وقت کا تعین کیا جائے۔ سکرین ٹائم کو محدود کرکے حقیقی دنیا کے رشتوں اور جسمانی سرگرمیوں کو ترجیح دی جائے۔

3۔ سوشل میڈیا کو قرآن وسنت کا پیغام پھیلانے کا پلیٹ فارم بنایا جائے، تعمیر شخصیت کے ضمن میں سیرت رسول ﷺ کی آگاہی سے متعلق پروگرامز نشر کیے جائیں۔

4۔ عوام کو سوشل میڈیا کے محفوظ استعمال اور سائبر قوانین کی آگاہی دینی چاہیے تاکہ وہ کسی قسم کی ذہنی اذیت یا بلیک میلنگ سے بچیں۔ نیز سوشل میڈیا کے ضابطہ اخلاق سے متعلق قوانین اور سائبر کرائم ایکٹ پر سختی سے عمل درامد کی ضرورت ہے۔

5۔ آنلائن پلیٹ فارمز پر مختلف آراء کا احترام کرنے کی عادت ڈالی جائے تاکہ شخصیت میں رواداری اور وسیع القلبی پیدا ہو۔ سوشل میڈیا کی کسی بھی پوسٹ پر فوری ردعمل سے پہلے اس کو صبر وتحمل سے بغور پڑھنا چاہیے۔ جواب مدلل اور اچھے الفاظ کے چناؤ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

6۔ اپنی شخصیت کو بااثر بنانے کے لیے ایسے گروپس اور کمیونیٹیز کا حصہ بنیں جہاں علم وادب اور تخلیقی گفتگو ہو تاکہ شخصیت میں شائستگی پیدا ہو۔

حوالہ جات

[1] *Social Media Stats Pakistan*. (n.d.). Stat Counter Global Stats. Retrieved March 24, 2025, from https://gs.statcounter.com/social-media-stats/all/pakistan

[2] خالد علوی، اسلام کا معاشرتی نظام، الفیصل، لاہور، 2005، ص404

[3] الحجرات:6:49

4 مسلم بن حجاج، الجامع صحیح مسلم، باب النهی عن الحدیث بکل ما سمع، حدیث نمبر:7

[5] مسلم بن حجاج ، الجامع صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان، رقم الحدیث :2009

[6] آل عمران:103:3

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

[7] محمد بن عیسی، الترمذی،سنن ترمذی،باب ماجاءفی لزوم الجماعة،حدیث نمبر:2166

[8] ابوعیسی محمد بن عیسی، سنن ترمذی،باب ماجاء افضل الجہاد کلمة عدل عند سلطان جابر،حدیث نمبر:2174

[9] https://www.cima.ned.org/publication/mapping-online-disinformation-around-pakistans-2018-general-elections/

[10] الحجرات:12:49

[11] سلیمان بن اشعث،سنن ابي داود،كِتَاب الْأَدَبِ،حدیث: 4888

[12] ابو داؤد،کتاب الادب، باب فی الستر عن المسلم،حدیث نمبر:4839

[13] صحیح بخاری، شرح از مولانا داود راز، حدیث نمبر: 6902

[14] Helen Cowie & Carrie-Anne, Cyberbullying and Online Harms:Preventions and Interventions from Community to Campus,London,2023

[15] Khan, A. (2018, March 29). *Pakistani women speak out against online harassment*. *Dawn*.https://www.dawn.com/%E2%80%A6%E2%80%A6

[16] Pakistan Journal of Medical & Health Sciences،Publisher: Pakistan (PJMHS)،Vol. 16, No. 12 (2022)

[17] الجاثیہ:13:45

[18] الانفال:60:8

[19] Niaz, M. J., Danish, S., & Waqas, M. (2024). THE SOCIAL MEDIA'S EFFECTS UPON MENTAL WELL-BEING: INSIGHTS FROM YOUTH IN PAKISTANI CONTEXT. *Journal of Social Research Development, 5*(2), 349–362.https://doi.org/10.53664/JSRD/05-02-2024-29-349-362

[20] Kaplan, Andreas M., and Michael Haenlein, "Users of the World, Unite! The Challenges and Opportunities of Social Media," 61, 64–65, 67.

[21] Kaplan, Andreas M., and Michael Haenlein, "Users of the World, Unite! The Challenges and Opportunities of social media," *Business Horizons* 53, no. 1 (2010)

[22] Kaplan, Andreas M., and Michael Haenlein, "Users of the World, Unite! The Challenges and Opportunities of Social Media," 61, 64–65, 67.

[23] Boyd, Danah M., and Nicole B. Ellison, "Social Network Sites: Definition, History, and Scholarship," *Journal of Computer-Mediated Communication* 13, no. 1 (2007)